اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا 64 واں شمارہ پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ "انسان کی معاشی تربیت کے الٰہی مقاصد" کے عنوان سے مزین ہے۔ اس مقالہ کے مطابق، انسانی تعلیم و تربیت میں تعلیمی اہداف (Learning Goals) بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یقیناً، الٰہی نظامِ تعلیم و تربیت میں بھی ایسا ہی ہے۔ اللہ تعالی ہمارا ربّ اور بہترین "مربّی" ہے۔ اُس نے ہماری معاشی تربیت کے بھی چند اہداف معین فرمائے ہیں۔ مقالہ نگار کے مطابق، قرآن کی رو سے ایک انسان کی معاشی تربیت کے الٰہی اہداف یہ ہیں: اللہ تعالی کی ذات اور صفات کی شناخت، معاشی آزمائش میں صبر، اللہ تعالیٰ کی نسبت فقر کا احساس، اللہ تعالیٰ کی نسبت حُسنِ ظَن، اپنی تگ و دَو میں خلوص پیدا کرنا، شکر گزاری اور ان سب سے مہم ہدف یہ کہ ایک دیندار انسان کو تقوی کی اُس منزل پر فائز کرنا کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اُسے خدا کی طرف سے سمجھے اور خدا کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق خرچ کرے۔ اس مقالہ میں مصنف نے انسان کی معاشی تربیت کے مذکورہ بالا اہداف کو قرآن کریم کی آیات اور معصومین علیہم السلام کی روایات سے ایک استنطاقی روش کے ذریعے اخذ کیا ہے۔

پیش نظر شمارے کے دوسرے مقالہ کا عنوان "امامیہ سیاسی فقہ کے مختلف اَدوار اور تاریخ کا جائزہ" ہے۔ اس مقالہ کے مطابق، شیعہ، امامیہ کی سیاسی فقہ پانچ اہم ادوار سے گزری ہے۔ ان میں پہلا دور پیغمبر اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ کی حکومت کا زمانہ ہے۔ یقیناً یہ دَور، شیعہ سیاسی فقہ کا ایک اہم دورانیہ شمار ہوتا ہے۔ اس کے بعد شیعہ سیاسی فقہ کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے جو کہ تقیہ کا دور ہے۔ یہ وہ دَور ہے جس میں بنی امیہ برسرِ اقتدار آئے۔ یہ دَور، ایران میں صفوی اور قاجاری حکومت کے قیام تک کے عرصے پر مشتمل ہے۔

اس مقالہ کے مطابق، شیعہ سیاسی فقہ کا تیسرا دَور صفوی اور قاجاری بادشاہی سلسلوں کا دَور ہے۔ اِس دوَر میں شیعہ فقہاء نے ایران کی سرزمین پر مذہب تشیع کی بنیاد مستحکم کرنے کے لیے حکمرانوں کے ساتھ روابط بڑھائے اور شیعی فقہ کو رائج کرنے کے لیے اقدامات کیے۔ اس کے بعد شیعہ سیاسی فقہ کا وہ دَور شروع ہوتا ہے جس میں بادشاہوں کی قدرت مطلقہ کو محدود کرنے کے حوالے سے ایران میں مشروطہ تحریک کا آغاز ہوا۔ یہ وہی دَور ہے جس میں انتخابات، اسمبلیوں، مساوات، آزادی اور اقتدار جیسے جدید سیاسی مسائل شیعہ فقہاء کی توجہ کا مرکز بنے۔

اس کے بعد شیعہ سیاسی فقہ کا گویا اہم ترین دَور شروع ہوتا ہے جو کہ دراصل، ولایت فقیہ کی حکمرانی کا دَور ہے۔ اس دَور میں امام خمینی کی قیادت میں آنے والے اسلامی انقلاب نے شیعہ فقہ کو جدید ترین سیاسی مسائل سے آشنا کیا۔ پیشِ نظر مقالہ میں شیعہ سیاسی فقہ کے ان تمام اَدوار میں کی فقہی پیشرفت کا محققانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

اس شمارے کے تیسرے مقالہ کا عنوان "عصرِ غیبت میں اسلامی حکومت کے قیام پر اعتراضات کا جائزہ" ہے۔ اس میں اس امر کا جائزہ لیا گیا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کبریٰ میں دَور میں اسلامی حکومت کا قیام کے لیے تگ ودَو کا حکم کیا ہے؟ یہاں اُن لوگوں کے دلائل پر ایک محققانہ نقد و تبصرہ موجود ہے جو مدعی ہیں کہ زمانہِ غَیبت میں شیعوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ سکوت اختیار کریں، اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں، لوگوں سے غیر ضروری میل ملاپ سے پرہیز کریں، تقیہ اختیار کریں اور اپنے جان و مال اور ایمان کی حفاظت کریں۔
اِس مقالے میں اِس دعوے کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ آیا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں تقلید کرنا حرام ہے یا جائز اور واجب؟ مقالہ نگار کے مطابق مدعی نے اِس دعوی پر جن روایات کو بطور دلیل پیش کیا ہے وہ دلیل بننے سے قاصر ہیں اور ان کی مدعا پر دلالت نامکمل ہے کیونکہ یہ روایات، قرآن مجید کی اُن آیات اور معصومین علیہم السلام کی اُن معتبر احادیث کے ساتھ متصادم ہیں جن میں جہاد اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کاہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے۔
"اصول فلسفہ و روش ریالیسم - چند صفحات کا مطالعہ (3)" کے عنوان کے تحت اس شمارے کے چوتھے مقالہ میں استاد مرتضی مطہری کے تشریحی نوٹس سے مزین، علامہ طباطبائی کی کتاب "اصول فلسفہ و روش ریالیسم" کے مضامین کی روشنی میں فلسفے کی تعریف، ادراکات کی اقسام، فلسفہ کی ضرورت اور اس کے دیگر علوم سے فرق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، اس مقالہ میں فلسفہ کی بابت مادہ پرستوں کے رویّے اور استدلال کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں، فلسفے کے موضوع و مسائل اور دیگر علوم کے ساتھ فلسفے کی نسبت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ نیز یہ اجاگر کیا گیا ہے کہ فلسفے اور دیگر سائنسز کا باہمی تعلق کیا ہے۔ مقالہ کے مطابق، تمام علوم، اپنے موضوع کے اثبات میں فلسفے کے محتاج ہیں۔ جہاں تک فلسفے کا تعلق ہے تو یہ اگرچہ سائنسز کا محتاج نہیں ہے، تاہم یہ سائنسز کے مسائل سے بعض فلسفی مسائل کا انتزاع کرتا ہے۔
موجودہ شمارے کے آخری مقالے کا عنوان ہے: The Role of Philosophy and Mathematics in the Creation of Social Realities (In context of theory of Divine Economics) ۔ اس مقالے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ فلسفہ اور ریاضی سماجی حقائق کو قائم کرنے کی ٹھوس بنیادیں فراہم کرتے اور ایک متحرک معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فلسفہ اور ریاضی کے اس اہم کردار سے ناواقفیت کی وجہ سے سنگین سماجی نتائج سامنے آ رہے ہیں اور اگر ہم معاشرتی ترقی و کمال کی راہیں ہموار کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم فلسفہ اور ریاضی کے اِس کردار کو سمجھیں۔

یہ مقالہ، دراصل، معاشرے کو زندہ اور متحرک بنانے میں فلسفہ اور ریاضی کے کردار کی اہمیت پر ایک جدید فلسفیانہ تحقیق ہے۔ مقالہ نگار مدعی ہیں کہ الٰہی اقتصادیات میں فعال اجتماعی ارادے کے ساتھ سماجی تعلقات کو دوبارہ جنم دینے، دوبارہ ترتیب دینے اور ان کو منظّم کرنے کی طاقت پائی جاتی ہے۔ مقالہ نگار نے اپنے مدعا کو متنوع دلائل کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مذکورہ بالا 5 مقالات پر مشتمل مجلّہ نور معرفت کا ش 64 واں مسلسل شمارہ یقیناً، ارباب علم و دانش کے لیے معرفت افزا ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

مدیر مجلّہ،

ڈاکٹر محمد حسنین نادر